ATTARI BOOKS

حصہ اوّل

اولاد کی صحیح تربیت، نوافل میں مشغولیت سے بہتر ہے (ردالمحتار)

ہمارا اسلام

مُرتّبہ:

خلیل العلماء مُفتی محمّد خلیل خاں برکاتی مارہروی

پیشکش:

عطاری بکس
ATTARI BOOKS
Free Online eBook Downloads

مرتبہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اولاد کی صحیح تربیت، نوافل میں مشغولیت سے بہتر ہے (ردالمحتار)

ہمارا اسلام

حصہ اول

مرتبہ

خلیل العلما مفتی محمد خلیل خاں برکاتی مارہروی علیہ الرحمہ
سابق استاذ مدرسہ احسن البرکات - حیدرآباد - پاکستان

پیشکش:
عطاری بُکس
ATTARI BOOKS
Free Online eBook Downloads
Contactus:attaribooks26@gmail.com

فہرست اسباق

(حصہ اول)

سبق نمبر	نام سبق	صفحہ
	تعارف مصنف	۳
	شش کلمہ	۷
	ایمان مفصل وایمان مجمل	۹
	پہلا باب	
	اسلامی عقیدے	
۱	اسلامی عقیدوں کا خلاصہ	۱۰
۲	اسلام کی تعریف	۱۱
۳	ایمان اور کفر	۱۲
۴	جنت کا بیان	۱۴
۵	دوزخ کا بیان	۱۵
۶	پیارے نبی کی پیاری باتیں	۱۶
۷	قرآن مجید	۲۰

سبق نمبر	نام سبق	صفحہ
	دوسرا باب	
	اسلامی عبادات	
۸	نماز کی فضیلت	۲۲
۹	نماز کے وقتوں کا بیان	۲۳
۱۰	نماز کی رکعتیں	۲۴
۱۱	اذان کا بیان	۲۵
۱۲	اقامت کا بیان	۲۸
۱۳	وضو کا بیان	۲۹
۱۴	نماز کے الفاظ	۳۱
۱۵	نماز پڑھنے کا طریقہ	۳۵
۱۶	اچھی اچھی دعائیں	۳۸

تعارف مصنف

حضرت خلیل العلما مفتی محمد خلیل خاں برکاتی مارہروی علیہ الرحمہ

از : محمد ناصر حسین مصباحی، استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

نام ونسب: محمد خلیل خاں بن عبدالجلیل خاں بن اسمٰعیل خاں بن سردار خاں بن فیض اللہ خاں لودھی۔

تاریخ پیدائش : جولائی ۱۹۲۰ء/ شوال المکرم ۱۳۳۸ھ۔

موضع ولادت: ضلع علی گڑھ کے ایک مشہور قصبہ دادوں سے متصل موضع کھریری میں ایک متوسط گھرانے میں آپ کی پیدائش ہوئی۔

بچپن: آپ کی عمر کے ابھی چھ ہی دن گزرے تھے کہ والد ماجد کا سایۂ شفقت سر سے اٹھ گیا۔ دادا جان اسماعیل خاں نے اپنی کفالت میں لیا، لیکن وہ بھی جلد ہی داغ مفارقت دے گئے ۔ دادا کے انتقال کے بعد والدہ ماجدہ آپ کو اپنے ننھیال مارہرہ شریف لے آئیں، لیکن یہاں آکر والدہ بھی رحلت فرما گئیں، اور آپ باپ کی شفقت سے محروم تو تھے ہی ماں کی ممتا سے بھی محروم ہو گئے، ابھی تک سن شعور کو نہیں پہنچے تھے، لہٰذا چچا جان نے اپنی تربیت میں لیا۔

تعلیم و تعلم: مارہرہ شریف ضلع ایٹہ کا ایک مشہور و معروف قصبہ ہے، جہاں سلسلۂ قادریہ کے مشائخ عظام کا فیضان صدیوں سے جاری ہے، آپ مارہرہ شریف کے محلہ کمبوہ، افغان روڈ پر اقامت پذیر ہوئے۔ وہاں کے دستور کے مطابق آپ نے بھی ابتدا میں انگریزی تعلیم حاصل کی اور اوائل ۱۹۳۴ء میں انگریزی مڈل اچھی پوزیشن میں پاس کیا، اسی دوران آپ نے ڈیڑھ سال کا عرصہ اپنے چچا صاحب کے ہمراہ حیدرآباد، سندھ، پاکستان میں بھی گزارا، وسائل کی کمی کی وجہ سے قصبہ سے باہر حصول علم کے لئے نہ جاسکے، لیکن قدرت کو کچھ اور منظور تھا، چنانچہ ریاست مینڈو کے مدرسہ یوسفیہ عربیہ میں چھ ماہ تک گلستان بوستان پڑھی، جس کے بعد تقدیر کشاں کشاں آپ کو پھر قصبہ دادوں لے آئی۔

آپ نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے نانا جان کرم خاں صاحب کے برادرِ حقیقی مولانا

عبدالرحمٰن خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کی، مولانا عبدالرحمٰن، مولانا لطف اللہ علی گڑھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے ممتاز تلامذہ میں شمار کیے جاتے تھے۔

۹/مارچ ۱۹۳۵ء/ ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ میں آپ مدرسہ حافظیہ سعیدیہ میں عربی کی پہلی جماعت میں داخل ہوئے، یہ مدرسہ دادوں ضلع علی گڑھ میں ہے جسے نواب ابوبکر خاں صاحب نے قائم کیا تھا، اور پہلے ہی امتحان میں آپ اپنی جماعت میں اوّل رہے، اور بعد میں ہر امتحان میں یہی پوزیشن حاصل کرتے رہے۔

دوسال بعد یعنی ۱۳۵۵ھ میں نواب حاجی غلام محمد خاں شروانی رئیس ریاست دادوں، علی گڑھ کی دعوت پر حضرت صدرالشریعہ مولانا حکیم محمد امجد علی صاحب اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدرسہ منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف سے رخصت ہو کر مدرسہ حافظیہ سعیدیہ میں تشریف لائے، اور مدرسہ کی تعلیمی سرپرستی قبول فرمائی، اس کے بعد مدرسے میں تعلیم کی بہار آ گئی، تشنگان علم دین دور دراز سے جوق در جوق اپنی علمی پیاس بجھانے کے لیے آنے لگے، یہ دور مدرسے کا سب سے سنہرا اور شاندار دور تھا۔

آپ مدرسے کے ممتاز طلبہ کی صف میں شامل تھے، یہی وجہ ہے کہ زمانہ طالب علمی میں ایک مرتبہ مدرسین کی کمی کی وجہ سے صدرالشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے چند کتابیں تدریس کے لئے آپ کے سپرد کی تھیں۔ آپ حضرت صدرالشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد تلامذہ میں شامل تھے، حتی کہ خود حضرت نے اپنی کتاب،، بہار شریعت،، میں آپ کا ذکر کیا ہے۔

فراغت: ۱۳۵۹ھ میں درجہ مولوی اور ۱۳۶۱ھ میں عالم کی سند اسی مدرسہ حافظیہ سعیدیہ سے حاصل کی۔ شعبان ۱۳۶۳ھ میں آپ نے دورہ حدیث سے فراغت حاصل کی اور اسی سال رسم دستار بندی عمل میں آئی، حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان نے سندِ حدیث عنایت فرمائی۔

بیعت وخلافت: زمانۂ طالب علمی ہی میں آپ کا خیال تھا کہ حضرت حجۃ الاسلام مولانا الشاہ حامد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت حاصل کریں، لیکن وقتاً فوقتاً تین مرتبہ یہ خواب دیکھا کہ جامع مسجد برکات مارہرہ شریف میں حضرت تاج العلما مولانا الشاہ محمد میاں صاحب قدس سرہ کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے ہیں، لھذا اسی زمانہ میں مارہرہ شریف حاضر ہوئے اور حضرت تاج العلما مولانا الشاہ محمد میاں صاحب قدس سرہ کے دست حق پرست پر بیعت ہو کر اپنا نام غلامان برکات میں شامل کرا لیا۔

پھر بعد میں حضرت اقدس تاج العلما کے خلیفہ و جانشین حضرت سید شاہ حسن میاں صاحب

نے حضرت اقدس کے ایما پر ان کے وصال کے بعد سند خلافت عطا فرمائی۔

بعدہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کے صاحبزادہ حضرت مفتی اعظم ہند مولانا الشاہ مصطفیٰ رضا خاں صاحب قادری برکاتی نوری علیہ الرحمۃ والرضوان نے قرآن عظیم اور احادیث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور جملہ اذکار واوراد، اشغال واعمال، اور "النور والبہاء" کے تمام مذکورات کی اجازت کے ساتھ سلسلہ قادریہ رضویہ کی خصوصاً اور دیگر سلاسل کی عموماً سند خلافت عطا فرمائی۔

ترک وطن و رحلت پاکستان: فراغت کے بعد آپ مارہرہ شریف میں رہے اور حالات کی کشاکش کی بناء پر ترک وطن کر کے ۲۳؍شعبان ۱۳۷۱ھ میں پاکستان تشریف لے گئے، کچھ عرصہ میر پور خاص اور پھر کراچی میں ایک سال تک رہے، بعد ازاں حاجی محمد عمر صاحب برکاتی کے مشورے پر حیدرآباد منتقل ہو گئے، جہاں حاجی صاحب موصوف نے آپ کے لئے ایک مکان حاصل کرلیا تھا، آپ وہیں اقامت پذیر ہو گئے۔

مدرسہ احسن البرکات کا قیام اور تدریسی خدمات: جولائی ۱۹۵۲ء میں سید جعفر حسین شاہ صاحب مرحوم کی نگرانی وسرپرستی میں دارالعلوم احسن البرکات حیدرآباد سندھ کی بنیاد رکھی۔ اس وقت دارالعلوم پورے سندھ میں ممتاز مقام کا حامل ہے، دارالعلوم کے قیام کے بعد زندگی بھر اسی میں مہتمم و استاذ رہے۔ آپ کے دست مبارک سے سیکڑوں طلبہ نے درجہ حدیث سے سند فراغت حاصل کی۔

فتویٰ نویسی: دارالعلوم احسن البرکات میں تدریس کے ساتھ ساتھ فتویٰ نویسی کا کام بھی انجام دیتے رہے۔ آپ نے جو فتاوٰی جاری فرمائے، ان کی تعداد تقریباً پانچ ہزار ہے جو بارہ جلدوں پر مشتمل ہیں۔

ذوقِ شعر وسخن: آپ ایک سچے نعت گو شاعر بھی تھے، آپ کا ایک دیوان پاکستان آتے ہوئے راستہ میں ضائع ہو گیا، دوسرا دیوان موجود ہے جس کی اکثر نعتیں مختلف رسائل کی زینت بن چکی ہیں۔

تصنیفات: تدریس وافتا کے ساتھ آپ نے تحریری وتصنیفی کام بھی جاری رکھا۔ آپ کی تصنیف یا ترجمہ کے تحت تقریباً ساٹھ کتابوں کے نام آتے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

① خلاصۃ التفسیر (قرآن پاک کے ۱۷؍ پاروں کی تفسیر)۔ ② بہارِ نسواں۔ (معروف بہ سنی بہشتی زیور) ③ عقائد اسلام ④ ترجمہ سبع سنابل شریف ⑤ نورعلیٰ نور (ترجمہ سراج العوارف)۔ ⑥ الصلاۃ ⑦ چادر اور چار دیواری ⑧ شرح فیصلہ ہفت مسئلہ ⑨ حکایات رضویہ

⑩ ہماری نماز ⑪ موت کا سفر ⑫ فتاوی مفتی اعظم سندھ ⑬ دیوان نعت۔

⑭ **ہمارا اسلام:** زیرِ نظر کتاب ''ہمارا اسلام''، علم فقہ وعقائد میں حضرت خلیل العلما کی مقبول ترین کتاب ہے، جو ملک وبیرون ملک، بہت سے اسکولوں اور مدرسوں میں شاملِ نصاب ہے، اس کتاب کے ہزاروں ایڈیشن ملکی، غیر ملکی ناشرین، انجمنوں اور اداروں نے شائع کیے اور کئی بار مفت تقسیم ہوئے، اس کا ترجمہ سندھی، ڈچ اور انگریزی میں بھی شائع ہو رہا ہے۔ اس کتاب کی خاص خوبی یہ ہے کہ یہ سوال وجواب کے انداز میں لکھی گئی ہے، جس سے مسائل کو سمجھنا نہایت آسان ہو گیا ہے۔

القاب: مفتی صاحب موصوف ''مفتی اعظم سندھ بلوچستان'' کے لقب سے مشہور ومعروف ہوئے، علما واحباب نے آپ کو ''خلیل ملت'' کا خطاب دیا۔ خانقاہ برکاتیہ اور خانقاہ رضویہ سے آپ کو ''خلیل العلماء'' کا لقب عطا ہوا۔

وفات: مفتی محمد خلیل خاں صاحب قادری کا وصال ۲۸ / رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ (۱۸ / جون ۱۹۸۵ء) کو افطار کے وقت حیدر آباد میں ہوا۔ نماز جنازہ میں کم وبیش بیس ہزار افراد نے شرکت کی۔ خانوادہ غوثیہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ایک بزرگ حضرت سخی عبد الوہاب شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ شریف جیلانیہ کے احاطہ میں آپ کی آخری آرام گاہ بنی۔ آپ کا مزار پُرانوار مرجع عوام وخواص ہے، زائرین ہر لمحہ فاتحہ خوانی کرتے رہتے ہیں، اس طرح قادری سلسلہ کے یہ فقیہ، قادری درگاہ میں قادریوں کے ساتھ جا ملے۔

آپ نے اپنی پوری زندگی دین متین کی خدمت میں گزاری۔ سرور کائنات علیہ الصلوات والتحیات سے محبت ووفاداری آپ کا شیوہ تھا۔ آپ کی زندگی کے ہر شعبے میں عشق رسول کی جھلک نمایاں ہے۔

مفتی صاحب اپنی رائے میں بڑے صائب تھے، ایک بار جو رائے ظاہر کی، کبھی اس سے رجوع کی ضرورت پیش نہ آئی، اہل حیدر آباد پر آپ کا یہ احسان ہمیشہ رہے گا کہ آپ نے ان کی اصلاح کے لیے ہر معاملے میں راہ حق کی رہنمائی فرمائی۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۷۲ھ - ۱۳۴۰ھ / ۱۸۵۶ء - ۱۹۲۱ء) سے آپ کو والہانہ انسیت ومحبت تھی، یہی وجہ ہے کہ آپ کی تحریروں میں جگہ جگہ رضویت کی تازگی اور بہار جلوہ گر نظر آتی ہے۔

(ماخوذ از سوانح مفتی اعظم ہند، تعارف مصنف بہار شریعت، سنی بہشتی زیور)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان بڑی رحمت والا ہے

اَلْحَمْدُ لله ربِّ العٰلَمِيْنَ وَ الصلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ أصْحابِهٖ أجْمَعِيْنَ.

ساری تعریف اللہ کے لیے جو سارے جہان والوں کا مالک ہے اور درود وسلام (ہو ہماری جانب سے) ہمارے سردار حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے تمام اہل بیت آل واصحاب پر۔

چھ کلمے

اول کلمہ طیب: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ . (صلی الله تعالىٰ عليه وسلم)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں۔

دوکلمہ شہادت: أشْهَدُ أنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ أشْهَدُ أنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

سوم کلمہ تمجید: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

ترجمہ: پاک ہے اللہ اور ساری خوبیاں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا اور گناہ سے باز رہنے اور نیکی کی قوت اللہ ہی سے ہے جو بلند مرتبہ والا عظمت والا ہے۔

چہارم کلمہ توحید: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوتُ اَبَدًا اَبَداً اَبَدًا ذُو الجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ساری خوبیاں، وہ زندہ کرتا اور موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے کبھی بھی نہیں مرے گا۔ وہ عظمت اور بزرگی والا ہے۔ اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پنجم کلمہ اِستغفار: اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا أَوْ عَلَانِيَّةً وأَتُوْبُ إِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ أَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِي لَا أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

ترجمہ: میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے کیا، خواہ جان کر یا بے جانے، چھپ کر، خواہ کھلم کھلا اور میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جسے میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے بھی جو میں نہیں جانتا، یقیناً تو ہی ہر غیب کو خوب جاننے والا ہے، اور تو ہی عیبوں کو چھپانے والا، اور گناہوں کو بخشنے والا ہے، اور گناہ سے باز رہنے اور نیکی کی قوت اللہ ہی سے ہے جو بلند مرتبہ والا عظمت والا ہے۔

ششم کلمہ ردِ کفر: أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ: مِنْ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئاً وَّ أَنَا أَعْلَمُ بِهٖ وَ أَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَ تَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالمَعَاصِي

كُلِّهَا وأَسْلَمْتُ وأَقُوْلُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ (صلى الله تعالى عليه وسلم).

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں تیرے ساتھ کسی کو شریک کروں اور وہ میرے علم میں ہو اور میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اس گناہ سے جس کا مجھے علم نہیں، میں نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ اور غیبت سے اور بری نو ایجادات سے اور چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور کسی پر بہتان باندھنے سے اور ہر قسم کی نافرمانی سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں۔

ایمان مجمل: اٰمَنْتُ بِاللهِ كَمَا هُوَ بِأَسْمَائِهٖ وَ صِفَاتِهٖ وَ قَبِلْتُ جَمِيْعَ أَحْكَامِهٖ إِقْرارٌ بِاللِّسَانِ وتَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ.

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے قبول کیے اس کے تمام احکام مجھے اس کا زبان سے اقرار ہے اور دل سے یقین۔

ایمان مفصل: اٰمَنْتُ بِاللهِ وَ مَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الاٰخِرِ وَ الْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللهِ تَعَالٰى وَالبَعْثُ بَعْدَ الموْتِ.

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر کہ ہر بھلائی اور برائی اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمادی ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔

باب اول ـــــ اسلامی عقیدے

سبق نمبر (۱)

اسلامی عقیدوں کا خلاصہ

(۱) اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہی اس کا مستحق ہے کہ اس کی عبادت اور بندگی کی جائے، وہ بے پرواہ ہے کسی کا محتاج نہیں اور تمام جہان اس کا محتاج ہے۔

(۲) لوگوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے جتنے نبی اور رسول بھیجے ان میں سے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اللہ کے نبیوں اور رسولوں کی تعظیم کرے، اور یہ عقیدہ رکھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب اور عزت والے بندے ہیں اور ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام رسولوں کے سردار ہیں۔

(۳) بہت سے نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے صحیفے اور آسمانی کتابیں اتاریں۔ یہ سب کتابیں اور صحیفے ہیں اور سب کلام اللہ ہیں، اور ان میں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ان کتابوں میں سب سے افضل کتاب قرآن عظیم ہے جو سب سے افضل رسول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتارا گیا اور اس کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ رکھی۔

(۴) فرشتے اللہ تعالیٰ کی ایک نورانی مخلوق ہیں جو نہ مرد ہیں نہ عورت وہ اللہ تعالیٰ کے معصوم اور فرماں بردار بندے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو خدا کا حکم ہوتا ہے ان کی غذا اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر ہے۔

(۵) جن اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ یہ آگ سے پیدا کیے گئے ہیں۔ انسانوں کے طرح کھاتے، پیتے، جیتے مرتے ہیں۔ ان میں مسلمان بھی ہیں اور کافر و بے دین بھی، برے بھی ہیں اور بھلے بھی، ان میں جو شریر و کافر ہوتے ہیں، انہیں شیطان کہا جاتا ہے۔

(۶) جس طرح ہم لوگ پیدا ہوتے اور مر جاتے ہیں اور ہر چیز فنا ہوتی اور مٹتی رہتی

ہے ایک دن ایسا آئے گا کہ یہ ساری دنیا فرشتے، پہاڑ، جانور، آدمی، زمین، آسمان اور ان کے اندر کی سب چیزیں فنا ہو جائیں گی۔ خدا کی ذات کے سوا کوئی بھی چیز باقی نہیں رہے گی اس کو قیامت کہتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ تمام چیزوں کو دوبارہ پیدا کرے گا۔ مردے قبروں سے اٹھیں گے، سب کو ایک میدان میں جمع کیا جائے گا، اس کا نام حشر ہے۔ پھر میزان (ترازو) قائم ہوگی اور سب کا حساب و کتاب ہوگا، مسلمان و کافر اور نیک و بد کے تمام اعمال تولے جائیں گے اور ان کے اچھے برے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ اچھے آدمی جنت میں داخل کیے جائیں گے اور کافر دوزخ میں ڈال دیے جائیں گے۔

(۷) جہنم کے اوپر ایک پل ہے جسے ''صراط'' کہتے ہیں۔ یہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ سب لوگوں کو اسی پر سے گزرنا ہوگا۔ جنت میں جانے کا یہی راستہ ہے۔

(۸) دنیا میں جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا اللہ تعالیٰ کو اس کا علم پہلے ہی سے تھا۔ ان تمام باتوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کے مطابق لکھ دیا، اور جو کچھ لکھ دیا وہی ہوگا اس میں بال برابر فرق نہ آئے گا، اسے ''تقدیر'' کہتے ہیں۔

سبق نمبر (۲)

اسلام کی تعریف

سوال:۔ تم کون ہو؟

جواب:۔ ہم مسلمان ہیں۔

سوال:۔ مسلمان کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ دین اسلام کی پیروی کرنے والے کو مسلمان کہتے ہیں۔

سوال:۔ اسلام کی بنیاد کن چیزوں پر ہے؟

جواب:۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

(۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے خاص بندے اور رسول ہیں۔(۲) نماز قائم کرنا۔(۳) زکوٰۃ دینا۔ (۴) حج کرنا۔ (۵) ماہ رمضان کا روزہ رکھنا۔

سوال:- اسلام کا کلمہ کیا ہے؟

جواب:- اسلام کا کلمہ یہ ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

سبق نمبر (۳)

ایمان اور کفر

سوال:- ایمان کسے کہتے ہیں؟

جواب:- محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر بات میں سچا جاننا اور حضور (کی حقانیت) کو سچے دل سے ماننا ایمان ہے۔ جو اس بات کا اقرار کرے گا اسے مسلمان جانیں گے۔

سوال:- بغیر مطلب سمجھے صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینے سے آدمی مسلمان ہو جاتا ہے یا نہیں؟

جواب:- اگر کوئی کلمہ کے معنی سمجھانے والا نہیں ہے یا ہے بھی تو وہ معنی سمجھتا نہیں۔ اگر وہ زبان سے اتنا اقرار کرے کہ میں دین محمدی کو سچا جانتا اور اسے قبول کرتا ہوں تو وہ شخص مسلمان ٹھہرے گا۔

سوال:- جو لوگ اسلام کا اقرار نہ کریں وہ کون ہیں؟

جواب:- ایسے لوگوں کو جو اسلام کو سچا دین نہ مانیں، کافر کہا جاتا ہے۔

سوال:- مرتد کسے کہتے ہیں؟

جواب:- اسلام کا کلمہ پڑھ کر جو شخص زبان سے کلمۂ کفر بکے اور اپنی بات کی پچ

کرے۔یعنی کفری بات پر نفرت نہ کرے وہ مرتد کہلاتا ہے۔

سوال:- اور منافق کون ہیں؟

جواب:- جو لوگ زبان سے اسلام کا کلمہ پڑھتے، اپنے آپ کو مسلمان کہتے اور پھر دل میں اس سے انکار کرتے ہیں وہ منافق کہلاتے ہیں۔

سوال:- مشرک کسے کہتے ہیں؟

جواب:- جو لوگ خدا کے سوا کسی اور کو پوجتے، یا خدا کے سوا کسی دوسرے کو بندگی کے قابل سمجھتے ہیں، یا خدا کی خدائی میں کسی کو اس کا شریک ٹھہراتے ہیں، وہ مشرک ہیں۔

سوال:- دنیا کی کون کون سی قومیں مشرک ہیں؟

جواب:- جیسے ہندو جو بتوں کی پوجا پاٹ کرتے ہیں اور بتوں کو خدا کی خدائی میں شریک سمجھتے ہیں، یا عیسائی اور یہودی یا پارسی وغیرہ جو دو یا تین خدا مانتے ہیں، یہ سب مشرک ہیں۔

سوال:- کیا مسلمانوں میں مشرک ہوتے ہیں؟

جواب:- توبہ توبہ! مسلمان کس طرح مشرک ہوسکتا ہے، مسلمان خدا کو ایک سمجھتا ہے اور مشرک دوسروں کو خدا کا شریک ٹھہراتا ہے، تو جس طرح کسی مشرک کو مسلمان نہیں کہہ سکتے یوں ہی کسی مسلمان کو مشرک نہیں کہہ سکتے۔

سوال:- مسلمان کو مشرک کہنے والے کون لوگ ہیں؟

جواب:- کچھ نئے فرقے ایسے پیدا ہو گئے ہیں جو بات بات پر مسلمانوں کو مشرک اور بدعتی کہتے ہیں، یہ گمراہ بددین ہیں، ان کے سائے سے دور بھاگنا ضروری ہے۔

سوال:- کیا کافر کو بھی کافر نہیں کہہ سکتے؟

جواب:- مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر کہنا اور ماننا ضروری ہے۔ یہ بات محض غلط ہے کہ کافر کو بھی کافر نہیں کہنا چاہیے۔ خود قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کو کافر کہہ کر پکارا ہے: قُلْ یَآ أَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ، یعنی اے کافرو!

سبق نمبر (۴)

جنت کا بیان

سوال:- جنت کیا ہے؟

جواب:- جنت ایک مکان ہے جو اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے بنایا ہے۔اس میں سو درجے ہیں اور ایک درجہ سے دوسرے درجے تک اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین سے آسمان تک، اور ہر درجہ اتنا بڑا ہے کہ اگر تمام دنیا ایک درجے میں ہو تب بھی اس میں جگہ باقی رہے۔

سوال:- جنت میں کیا کیا ہوگا؟

جواب:- جنت میں اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی جسمانی اور روحانی لذتوں کے سامان پیدا کیے ہیں، جن کا حاصل یہ ہے کہ ان کی نعمتوں کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کان نے سنا، نہ کسی کے دل میں اس کا خطرہ گزرا، بڑے سے بڑے بادشاہ کے خیال میں بھی وہ نعمتیں نہیں آسکتی ہیں جو ایک ادنی جنتی کو ملیں گی۔

سوال:- جنت کی سب سے بڑی نعمت کون سی ہے؟

جواب:- سب سے بڑی نعمت جو مسلمانوں کو اس روز ملے گی وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار (دیکھنا) ہے کہ اس نعمت کے برابر کوئی نعمت نہیں، جسے ایک بار اللہ کا دیدار نصیب ہوگا، وہ ہمیشہ ہمیشہ اسی کے ذوق میں ڈوبا رہے گا کبھی نہ بھولے گا۔

سوال:- جنت میں داخل ہونے والوں کی تعداد (گنتی) کیا ہے؟

جواب:- ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار بے حساب جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے طفیل میں ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ تین جماعتیں اور کردے گا، معلوم نہیں ہر جماعت میں کتنے ہوں گے۔ اس کا شمار تو وہی جانے یا اس کے بتائے سے اس کا رسول۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سبق نمبر (۵)

دوزخ کا بیان

سوال:- دوزخ کیا ہے؟

جواب:- اللہ تعالیٰ نے گنہ گاروں اور کافروں کے عذاب اور سزا کے لیے ایک جگہ بنائی ہے جس کا نام ''جہنم'' ہے اس کو ''دوزخ'' بھی کہتے ہیں، دوزخ میں ستر ہزار وادی (جنگل) ہیں، ہر وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں، ہر گھاٹی میں ستر ہزار بچھو اور ستر ہزار اژدہے ہیں۔

سوال:- دوزخ میں کیا کیا ہوگا؟

جواب:- دوزخ میں ہر قسم کی تکلیف دینے والے طرح طرح کے عذاب اللہ تعالیٰ نے مہیا کئے ہیں جن کے خیال سے ہی رونگٹے کھڑے ہوتے ہو اور اچھے بھلے آدمی کے حواس جاتے رہتے ہیں۔ اس میں آگ کا عذاب ہے۔ سخت سردی کا عذاب ہے، سانپ بچھو اور زہریلے جانوروں کا عذاب ہے۔ جہنم کے شرارے (آگ کے پھول) اونچے اونچے محلوں کے برابر اڑیں گے، گویا زرد اونٹوں کی قطار کہ برابر آتے رہیں گے، آدمی اور پتھر اس کا ایندھن ہے، اس کی آگ بالکل سیاہ ہے جس میں روشنی کا نام نہیں۔

سوال:- گناہ گار مسلمان کی نجات کیسے ہوگی؟

جواب:- مسلمان کتنا بھی گناہ گار ہو کبھی نہ کبھی ضرور نجات پائے گا اور جنت میں جائے گا خواہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ محض اپنے فضل سے بخش دے یا ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے بعد اسے معاف فرما دے یا دوزخ میں اپنے کیے کی سزا پا کر جنت میں جائے اس کے بعد کبھی جنت سے نہ نکلے گا۔

سوال:- کافر کی بھی بخشش ہوگی یا نہیں؟

جواب:- کفر اور شرک کبھی نہ بخشے جائیں گے۔ کافر اور مشرک ہمیشہ دوزخ میں

رہیں گے اور طرح طرح کے عذاب میں گرفتار، اور آخر میں کافر کے لیے یہ ہوگا کہ اس کے قد کے برابر آگ کے صندوق میں اسے بند کر کے یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھ کر اس میں آگ کا قفل لگا دیا جائے گا تو اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ اس کے سوا اور کوئی عذاب میں نہ رہا، اور یہ اس کے لیے عذاب پر عذاب ہوگا۔

سبق نمبر (۶)

پیارے نبی کی پیاری باتیں

سوال:- تم کس امت میں ہو؟

جواب:- ہم اللہ کے محبوب حضرت **محمد** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت میں ہیں۔

سوال:- آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی کے مختصر حالات بتلاؤ۔

جواب:- ہمارے اور سارے جہان کے سردار حضرت **محمد** مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملک عرب کے مشہور شہر مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد (باپ) کا نام حضرت عبد اللہ، دادا کا نام حضرت عبد المطلب اور والدہ (ماں) کا نام حضرت آمنہ خاتون ہے۔ حضرت حلیمہ آپ کو دودھ پلانے والی دایہ کا نام ہے۔ آپ کے والد حضرت عبد اللہ کا سایہ آپ کے پیدا ہونے سے پہلے ہی سر سے اٹھ گیا تھا، اور جب آپ کی عمر شریف چھ برس کی ہوئی تو آپ کی والدہ ماجدہ کی بھی وفات ہوگئی۔ والدین کے بعد آپ اپنے دادا حضرت عبد المطلب کے پاس رہے اور جب آپ کی عمر شریف آٹھ برس دو مہینے اور دس دن کی ہوئی تو عبد المطلب بھی دنیا سے رحلت فرما گئے۔ (یعنی گزر گئے)

سوال:- آپ کس عمر میں نبی بنائے گئے؟

جواب:- ویسے تو آپ کو سب نبیوں سے پہلے نبی بنایا جا چکا تھا اس لیے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کے نور کو پیدا کیا اور آپ کو نبوت بخشی، مگر ظاہری طور پر چالیس

برس کی عمر میں آپ پر وحی نازل ہوئی اور آپ نے اپنے نبی ہونے تعالیٰ کا اعلان کیا۔

سوال:- ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسلام کس طرح پھیلایا؟

جواب:- چوں کہ ساری دنیا میں خاص کر عرب میں جہالت کی حکومت تھی اور اس وقت کی حالت لوگوں کو حق کی آواز پر کان لگانے کی اجازت نہ دیتی تھی؛ اس لیے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے پہل اپنی جان پہچان کے لوگوں میں اسلام کی تبلیغ شروع کی۔ مسلمان اب تک چھپ چھپا کر خدا کی عبادت کرتے تھے، یہاں تک کہ بیٹا باپ سے اور باپ بیٹے سے چھپ کر نماز پڑھتا تھا اس طرح ایک خاصی جماعت اسلام میں داخل ہوگئی۔ تین سال کے بعد جب کثرت سے مرد وعورت اسلام میں داخل ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم بھیجا کہ علی الاعلان (کھلم کھلا) لوگوں کو کلمۂ حق پہنچائیں، چنانچہ آپ نے اس حکم کی تعمیل کی اور جب اسلام کی تعلیم کا عام چرچا ہوگیا تو مکہ کے باہر بھی لوگ کثرت سے اسلام میں داخل ہونے لگے۔

سوال:- سب سے پہلے کون شخص اسلام لایا؟

جواب:- مردوں میں سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی تصدیق کی اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئے، اور عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہ کبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسلام لائیں، لڑکوں میں سب سے پہلے حضرت علی کرم اللہ وجہہ، اور غلاموں میں سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

سوال:- حضور تمام عمر کہاں رہے؟

جواب:- دس برس تک برابر آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرب کے قبیلوں میں اعلان کے ساتھ اسلام کی تبلیغ مکہ میں رہتے ہوئے فرماتے رہے اور خداوند عالم کو یہ منظور تھا کہ اسلام کی اشاعت اور ترقی مدینہ میں ہو تو اس نے چند آدمی مدینہ طیبہ سے آپ کی خدمت میں بھیج دیے۔ یہ لوگ مسلمان ہو کر مدینہ واپس آئے اور مدینہ کے گھر میں اسلام کا چرچا

ہونے لگا اور اسلام کے سب سے پہلے مدرسہ کی بنیاد مدینہ طیبہ میں پڑ گئی۔ آہستہ آہستہ مکہ کے مسلمانوں نے بھی مکہ معظّمہ چھوڑ کر مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی اور پھر تمام عمر شریف وہیں گزاری۔ مدینہ ہی میں آپ کا وصال شریف ہوا اور یہیں آپ کا روضۂ مبارکہ ہے جس پر کروڑوں مسلمانوں کی جانیں نثار ہیں۔ آپ در حقیقت زندہ ہیں، اور روضۂ مبارک میں آرام فرمارہے ہیں۔ ظاہراً آپ نے ترسٹھ سال کی عمر پائی۔

سوال:- مکہ معظّمہ میں حضور کو کیا خاص بات حاصل ہوئی؟

جواب:- نبوت کے پانچویں سال آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جاگتے ہوئے جسم کے ساتھ معراج ہوئی۔ آپ مسجد حرام (مکہ معظّمہ) سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) اور وہاں سے ساتوں آسمانوں اور عرش و کرسی کی سیر کے لیے تشریف لے گئے۔ حوض کوثر دیکھا، پھر جنت میں داخل ہوئے۔ پھر دوزخ آپ کے سامنے پیش کی گئی۔ اس کے بعد آپ نے اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا جمال دیکھا، اور خدا کا کلام بلا واسطہ سنا۔ غرض آپ نے آسمانوں اور زمین کے ذرہ ذرہ کو ملاحظہ فرمایا، یہیں نمازیں فرض کی گئیں، اس کے بعد آپ مکہ معظّمہ راتوں رات واپس آ گئے۔

سوال:- کیا حضور کے بعد کوئی اور نبی بھی گزرا ہے؟

جواب:- نہیں! بلکہ اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ حضور پر ختم کر دیا۔ حضور کے زمانہ میں یا بعد کوئی نیا نبی کسی لحاظ سے نہیں ہوسکتا۔ جو شخص حضور کے زمانہ میں یا حضور کے بعد کوئی نیا نبی مانے یا جائز جانے وہ کافر ہے۔

سوال:- ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوسرے نبیوں سے مرتبے میں بڑے ہیں یا چھوٹے؟

جواب:- نبیوں میں سب سے بڑا مرتبہ ہمارے آقا و مولا سید الانبیاء (نبیوں کے سردار) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے اور نبیوں کو جو کمالات جدا جدا ملے حضور میں وہ سب کمالات جمع کر دیے گئے۔ اور ان کے علاوہ حضور کو وہ کمالات ملے جن میں کسی کا کوئی حصہ

نہیں۔غرض خدا نے انھیں جو مرتبہ دیا ہے وہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا۔

سوال:- جو حضور کو اپنے جیسا بشر، یا بھائی برابر کہے وہ کون ہے؟

جواب:- حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر، یا بھائی برابر کہنے والے، یا کسی اور طرح حضور کا مرتبہ گھٹانے والے مسلمان نہیں، گمراہ، بد دین ہیں۔

قرآن کریم میں جگہ جگہ کافروں کا یہ طریقہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ نبیوں کو اپنے جیسا بشر کہتے تھے، اسی لیے گمراہی اور کفر میں پڑے۔

سوال:- حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ماننے کا کیا مطلب ہے؟

جواب:- آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ماننے کا مطلب ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول یقین کرے، ہر بات میں آپ کو سچا جانے، خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق میں آپ کو سب سے افضل سمجھے، ہر بات میں آپ کی تابع داری کو نجات کا ذریعہ جانے، ماں باپ، اولاد اور تمام جہان سے زیادہ آپ کی محبت دل میں رکھے بلکہ ایمان اسی محبت کا نام ہے۔

سوال:- حضور سے محبت کی علامت (پہچان) کیا ہے؟

جواب:- حضور سے محبت کی علامت یہ ہے کہ اکثر آپ کا ذکر کرے، درود شریف کثرت سے پڑھے، جب حضور پرنور کا ذکر آئے تو بڑے ادب اور پیار سے سنے۔ نام پاک سنتے ہی درود شریف پڑھے اور نام پاک لکھے تو اس کے بعد ''صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم'' لکھے۔ حضور کے تمام آل و اصحاب اور دوستوں سے محبت رکھے۔ حضور کے دشمنوں کو اپنا دشمن سمجھے۔ حضور کی شان میں جو الفاظ استعمال کرے وہ ادب میں ڈوبے ہوئے ہوں، حضور کو نام پاک کے ساتھ نہ پکارے بلکہ یوں کہے ''یا نبی اللہ!، یارسول اللہ!'' اور محبت کی یہ نشانی بھی ہے کہ حضور کے قول و فعل اور عمل لوگوں سے دریافت کرے اور ان کی پیروی کرے، میلاد شریف پڑھے اور محفل میلاد میں ذوق وشوق سے شریک ہو اور نہایت ادب سے صلاۃ وسلام پڑھے۔

سبق نمبر (۷)

قرآنِ مجید

سوال: -قرآن مجید کیا ہے؟

جواب: -قرآن مجید اللہ کا کلام ہے جو اس نے سب سے افضل رسول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا اس میں جو کچھ بھی لکھا ہے اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔

سوال: - یہ کیسے معلوم ہوا کہ قرآن مجید خدا کا کلام ہے؟

جواب: -قرآن مجید کتاب اللہ (خدا کا کلام) ہونے پر اپنے آپ دلیل ہے کہ خود اعلان کے ساتھ کہہ رہا ہے کہ "اگر تم کو اس کتاب میں جو ہم نے اپنے سب سے خاص بندے (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر اتاری، کوئی شک ہو تو اس کی مثل (یعنی اس جیسی) کوئی چھوٹی سی سورت کہہ لاؤ" لہذا کافروں نے اس کے مقابلہ میں جی توڑ کوششیں کیں مگر اس کے مثل سورت تو کیا ایک آیت نہ بنا سکے، نہ بنا سکیں۔

سوال: -قرآن عظیم میں اللہ تعالیٰ نے کیا خاص بات رکھی ہے؟

جواب: - اگلی کتابیں صرف نبیوں ہی کو یاد ہوتیں لیکن یہ قرآن عظیم کا معجزہ ہے کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ اسے یاد کر لیتا ہے۔

سوال: -قرآن عظیم کتنے عرصہ میں نازل ہوا؟

جواب: -تیئس سال کی مدت میں پورا قرآن مجید نازل ہوا۔ قرآن کریم کی سورتیں اور آیتیں ضرورت کے مطابق ایک ایک دو دو کر کے اترتی تھیں۔

سوال: -قرآن مجید پڑھنے میں کتنا ثواب ملتا ہے؟

جواب: - ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھے گا اس کو ایک نیکی ملے گی جو دس نیکیوں کے برابر ہو گی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ "الٓمٓ" ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام دوسرا حرف اور میم تیسرا حرف ہے۔

سوال:- جوشخص قرآن عظیم پڑھنا نہ سیکھے وہ کیسا ہے؟

جواب:- ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کے سینہ میں کچھ قرآن نہیں ہے وہ ویرانے مکان کی طرح ہے۔

سوال:- قرآن شریف پڑھنے کے آداب کیا ہیں؟

جواب:- سنت یہ کہ کہ قرآن کریم کی تلاوت پاک جگہ میں ہو اور مسجد میں زیادہ بہتر ہے۔ تلاوت کرنے والے کو چاہیے کہ قبلہ رو (یعنی قبلہ کی طرف منہ کر کے) بیٹھے اور نہایت عاجزی اور انکساری سے سر جھکا کر اطمینان سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھے، پڑھنے سے پہلے منہ کو خوب صاف کر لے کہ بدبو باقی نہ رہے۔

قرآن شریف کو اونچے تکیہ یا رحل پر رکھے اور تلاوت سے پہلے أَعُوْذُ بِاللّٰه اور بِسْمِ اللّٰه پڑھ لے۔ بلا وضو قرآن کو ہاتھ لگانا گناہ ہے اور سننے والا خاموش دل لگا کر سنے۔

سوال:- قرآن کریم پڑھنے کے قابل نہ رہے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب:- قرآن کریم جب پرانا بوسیدہ ہو جائے اور اس کے ورق ادھر ادھر ہو جانے کا خوف ہو اور تلاوت کے قابل نہ رہے تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دفن کر دیا جائے کہ وہاں کسی کا پیر نہ پڑے اور دفن کرنے میں بھی لحد بنائی جائے تا کہ اس پر مٹی نہ پڑے۔

سوال:- کیا صحیح قرآن شریف آج کل ملتا ہے؟

جواب:- جی ہاں! قرآن شریف ہر جگہ صحیح ملتا ہے اس میں ایک حرف کا بھی فرق نہیں ہوسکتا، اس لیے کہ اس کا نگہبان اللہ ہے۔

سوال:- قرآن شریف کس لیے آیا؟

جواب:- اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی صحیح رہ نمائی کے لیے قرآن عظیم اتارا تا کہ بندے اللہ اور اس کے رسول کو جانیں، خدا اور رسول کے احکام کو پہچانیں، ان کی مرضی کے موافق کام کریں اور ان کاموں سے بچیں جو خدا اور رسول کو پسند نہیں۔

باب دوم ـــــ اسلامی عبادات

سبق نمبر (۸)

نماز کی فضیلت

سوال:- نماز کیا ہے؟

جواب:- ہر دن رات میں پانچ مرتبہ خدا کی عبادت کا وہ خاص طریقہ جسے مسلمان ادا کرتے ہیں نماز کہلاتا ہے۔ یہ طریقہ مسلمانوں کو خدا اور رسول نے قرآن وحدیث میں سکھایا ہے۔

سوال:- نماز کس پر فرض ہے؟

جواب:- ہر سمجھ بوجھ والے بالغ مرد اور عورت پر نماز فرض ہے اور جو اسے فرض نہ جانے کافر ہے۔

سوال:- کیا بچوں پر بھی نماز فرض ہے؟

جواب:- نابالغ لڑکے اور لڑکی پر اگرچہ نماز پڑھنا فرض نہیں مگر بچہ کی جب سات برس کی عمر ہو تو اسے نماز پڑھنا سکھایا جائے اور جب دس برس کا ہو جائے تو مار کر پڑھوانا چاہیے۔

سوال:- نماز کی کچھ فضیلتیں بیان کرو۔

جواب:- اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان بندہ جب اللہ تعالیٰ کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس سے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے پت جھڑ کے موسم میں درخت کے پتے، اور بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے، اس کے لیے جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، نماز جنت کی کنجی ہے، نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم رکھا اس نے دین کو قائم رکھا اور جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے دین کو ڈھا دیا، اور قرآن شریف میں ہے کہ نماز آدمی کو بری باتوں اور بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے، غرض نمازی آدمی اللہ اور رسول کا پیارا ہوتا ہے، اس کے رزق میں، کاروبار میں، عمر اور ایمان میں نماز کے باعث ترقی ہوتی ہے۔

سوال:- جو شخص نماز نہ پڑھے وہ کیسا ہے؟

جواب:- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے نماز جان بوجھ کر چھوڑی اس کا نام دوزخ کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے، خدا اور رسول اس سے بے زار ہیں۔ اور جو شخص نماز کا پابند نہیں وہ قیامت کے دن فرعون کے ساتھ ہوگا۔

سوال:- اس زمانے میں بے نمازی کو کیا سزا دی جائے؟

جواب:- بے نمازی کے ساتھ کھانا پینا، بات چیت، میل جول، سلام وغیرہ چھوڑ دیں، حقہ پانی بند کردیں۔ کیا عجب کہ وہ اسی ڈر سے نماز کا پابند ہوجائے۔

سوال:- آدمی کس عمر میں بالغ ہوجاتا ہے؟

جواب:- لڑکا ہو یا لڑکی دونوں پورے پندرہ برس کی عمر ہوجانے پر اسلام کے قانون میں بالغ مان لیے جاتے ہیں اور نماز، روزہ وغیرہ ان پر فرض ہوجاتا ہے، شریعت کے احکام ان پر جاری ہوجاتے ہیں۔

سبق نمبر (۹)

نماز کے وقتوں کا بیان

سوال:- دن رات میں کتنی نمازیں پڑھی جاتی ہیں؟

جواب:- دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں۔

سوال:- پانچ نمازوں کے نام کیا ہیں؟

جواب:- پہلی نماز فجر، دوسری نماز ظہر، تیسری نماز عصر، چوتھی نماز مغرب اور پانچویں نماز عشا۔ (شعر)

فجر وظہر وعصر ومغرب اور عشا   پنج گانہ یہ نمازیں کر ادا

سوال:- ہر نماز کا پورا پورا وقت کیا ہے؟

جواب:- فجر کی نماز کا وقت پو پھٹنے کے بعد سورج نکلنے سے پہلے تک، ظہر کی نماز کا

وقت سورج ڈھلنے کے بعد سے ہر چیز کے اصلی سایہ کے علاوہ دوگنا ہونے یعنی ڈیڑھ دو گھنٹہ دن رہنے تک ہے، عصر کی نماز کا وقت ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد سے سورج ڈوبنے کے پہلے تک ہے، مغرب کی نماز کا وقت سورج ڈوبنے کے بعد سے شفق غائب ہونے تک یعنی مغرب کی اذان کے بعد سے زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹہ تک اور عشا کا وقت شفق غائب ہونے کے بعد سے فجر ہونے کے پہلے تک رہتا ہے۔

سبق نمبر (۱۰)

نماز کی رکعتیں

سوال:- پانچ وقت کی نمازوں میں کتنی رکعتیں فرض ہیں؟

جواب:- رات دن کی نمازوں میں سترہ (۱۷) رکعتیں فرض ہیں، دو فجر کی، چار ظہر کی، چار عصر کی، تین مغرب کی اور چار عشا کی۔ (شعر)

پانچ وقتوں کی ملا کر سترہ　　رکعتیں ہیں فرض، تم کرلو شمار
فجر کی دو رکعتیں مغرب کی تین　　ظہر اور عصر و عشا کی چار چار

سوال:- سب نمازوں میں کتنی رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں؟

جواب:- پانچوں وقت کی نمازوں میں بارہ رکعت سنت مؤکدہ ہیں، دو فجر کی، چھ ظہر کی، چار فرضوں سے پہلے اور دو، فرضوں کے بعد، دو مغرب کے فرضوں کے بعد اور دو عشا کے فرضوں کے بعد۔ (شعر)

کچھ خبر بھی ہے تمھیں سنت ہیں کتنی رکعتیں
اول آخر فرض کے بارہ ہیں لو ہم سے سنو
فجر کے اول میں دو اور ظہر کے اول میں چار
ظہر و مغرب اور عشا ہر ایک کے آخر میں دو

سوال:- رات دن میں کتنی رکعتیں سنت غیر مؤکدہ یا نفل ہیں؟

جواب:- عام طور پر ظہر کے بعد دو نفل، عصر سے پہلے دو یا چار رکعت سنت (غیر مؤکدہ) مغرب کے بعد دو نفل، عشا کے فرضوں سے پہلے دو یا چار رکعت سنت (غیر مؤکدہ) عشا کے فرضوں کے بعد دو سنت مؤکدہ پڑھ کر دو نفل پھر تین وتر پڑھ کر دو نفل پڑھے جاتے ہیں ورنہ نفل کی کوئی خاص تعداد نہیں آئی۔

سوال:- پانچوں وقت کی نمازوں میں کل کتنی رکعتیں پڑھی جاتی ہیں؟

جواب:- فجر میں (چار رکعت) پہلے دو سنت پھر دو فرض۔ ظہر میں (بارہ رکعت) پہلے چار سنت پھر چار فرض پھر دو سنت، دو نفل۔ عصر میں (آٹھ رکعت) پہلے چار سنت (غیر مؤکدہ) پھر چار فرض۔ مغرب میں (سات رکعت) پہلے تین فرض پھر دو سنت پھر دو نفل، اور عشا میں (سترہ رکعت) پہلے چار سنت (غیر مؤکدہ) پھر چار فرض دو سنت پھر دو نفل پھر تین وتر دو نفل، یہ سب اڑتالیس رکعتیں ہوئیں۔

سوال:- وتر کی نماز فرض ہے یا سنت؟

جواب:- وتر کی تین رکعتیں نہ فرض ہیں نہ سنت بلکہ واجب ہیں جو عشا کے فرض اور دو سنت، دو نفل پڑھ کر پڑھی جاتی ہیں۔

سبق نمبر (۱۱)

اذان کا بیان

سوال:- اذان کسے کہتے ہیں؟

جواب:- ہر نماز کا وقت آنے پر نماز کے لیے ایک خاص قسم کا اعلان (بلاوا) کیا جاتا ہے تا کہ نمازی آدمی مسجد میں آکر نماز پڑھنے کی تیاری کریں، اسے اذان کہتے ہیں۔

سوال:- کیا اذان کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں؟

جواب:- ہاں! اذان کے الفاظ مقرر ہیں اور وہ یہ ہیں:

اللّٰہُ أَکْبَرُ اللّٰہُ أَکْبَرُ

ترجمہ: اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے

اللّٰہُ أَکْبَرُ اللّٰہُ أَکْبَرُ

ترجمہ: اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہُ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہُ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ۔ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ

ترجمہ: نماز کے لیے۔ آؤ نماز کے لیے آؤ۔

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ۔ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

ترجمہ: بھلائی کی طرف آؤ۔ بھلائی کی طرف آؤ ۔

اللّٰہُ أَکْبَرُ اللّٰہُ أَکْبَرُ

ترجمہ: اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہُ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

سوال:- کیا ہر وقت کی نماز میں یہی کلمے کہے جاتے ہیں؟

جواب:- صرف صبح کی اذان میں "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" کے بعد دو مرتبہ یہ کلمے بھی کہے جاتے ہیں: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے)

سوال:- اذان کس طرح کہی جاتی ہے؟

جواب:- اذان کہنے والا باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے مسجد سے باہر بلند جگہ پر کھڑے ہو کر کانوں کے سوراخ میں شہادت کی انگلیاں ڈال کر اذان کے کلمات بلند آواز سے ٹھہر ٹھہر کر کہے تاکہ دوسروں کو خوب سنائی دے، اور "حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ" داہنی طرف منہ کر کے، اور "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ" بائیں طرف منہ کر کے کہے۔

سوال:- اذان کہنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب:- اذان کہنے والے کو "**مُؤَذِّنْ**" کہا جاتا ہے۔

سوال:- اذان سننے والا کیا کرے؟

جواب:- جب اذان ہو تو اتنی دیر کے لیے سلام کلام اور سارے کام یہاں تک کہ قرآن کی تلاوت بند کر دے، اذان کو غور سے سنے اور جواب دے۔ جو اذان کے وقت باتوں میں لگا رہے اس پر معاذ اللہ خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے۔

سوال:- اذان کا جواب کیا ہے؟

جواب:- مؤذن جو کلمہ کہے اس کے بعد سننے والا بھی وہی کلمہ کہے، مگر حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے۔

سوال:- اذان میں حضور کا نام سنے تو کیا کرے؟

جواب:- جب مؤذن أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے تو سننے والا درود شریف پڑھے اور بہتر ہے کہ انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگا لے اور کہے: قُرَّۃُ عَیْنِي بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ. أَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ.

ترجمہ: یارسول اللہ! میری آنکھوں کی ٹھنڈک حضور سے ہے۔ الٰہی مجھے سننے اور دیکھنے سے فائدہ پہنچا۔

سوال:- اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ سن کر کیا کہنا چاہیے؟

جواب:- صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ وَ بِالْحَقِّ نَطَقْتَ.

سوال:- اذان کے ختم ہونے پر کون سی دعا پڑھی جاتی ہے؟

جواب:- جب اذان ختم ہو جائے تو مؤذن اور اذان سننے والے درود شریف پڑھیں، اس کے بعد یہ دعا پڑھیں: اَللّٰھُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَحْمُودَنِ الَّذِي وَعَدْتَّهُ وَاجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ.

ترجمہ: اے اللہ اس دعاے تام اور برپا ہونے والی نماز کے مالک! تو عطا کر ہمارے سردار محمد۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجہ اور انہیں مقام محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے وعدہ کیا ہے اور ہمیں روز قیامت ان کی شفاعت نصیب کر بے شک تو وعدہ کا خلاف نہیں کرتا۔

سبق نمبر (۱۲)

اقامت کا بیان

سوال:- اقامت کسے کہتے ہیں؟

جواب:- جماعت قائم ہونے سے پہلے ایک شخص مدھم آواز سے جلد از جلد اذان کے الفاظ پڑھتا ہے، اسی کو اقامت اور تکبیر کہتے ہیں۔

سوال:- اذان اور اقامت میں کیا فرق ہے؟

جواب:- اذان اور اقامت میں تھوڑا سا فرق ہے اور وہ یہ کہ ''اذان میں کانوں کے سوراخوں میں انگلیاں رکھتے ہیں اقامت میں نہیں، اذان بلند جگہ اور مسجد سے باہر کہی جاتی ہے۔اقامت جماعت کی جگہ صف کے اندر، نماز سے ملی ہوئی، امام کے دائیں یا بائیں کہی جاتی ہے اور اقامت میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ یہ کلمے پڑھے جاتے ہیں: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ. (نماز قائم ہو چکی، نماز قائم ہو چکی)

سوال:- اقامت کا جواب کس طرح دیا جائے؟

جواب:- اس کا جواب بھی اسی طرح ہے جیسے اذان کا، ہاں! اس میں **قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃُ** کے جواب میں یہ کلمہ کہے:

أَقَامَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَ أَدَامَهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ.

ترجمہ: اللہ اس کو قائم اور ہمیشہ رکھے جب تک کہ آسمان وزمین ہیں۔

سوال:- تکبیر بیٹھ کر سنی جاتی ہے یا کھڑے کھڑے؟

جواب:- کھڑے کھڑے تکبیر سننا مکروہ ہے۔ امام اور مقتدی اس وقت کھڑے ہوں جب تکبیر کہنے والا ''حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ'' پر پہنچے۔

سوال:- تکبیر کہنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب:- تکبیر یعنی اقامت کہنے والے کو ''**مُکَبِّر**'' کہتے ہیں۔

سوال:- تکبیر کہنا کس کا حق ہے؟

جواب:- مؤذن یعنی جس نے اذان کہی، اگر وہ موجود ہو تو تکبیر بھی اسی کا حق ہے۔ ہاں! اس کی اجازت سے دوسرا کہہ سکتا ہے اور اگر وہ موجود نہیں تو جو چاہے اقامت کہہ لے۔

سبق نمبر (۱۳)

وضو کا بیان

سوال:- وضو کسے کہتے ہیں؟

جواب:- نماز یا اس جیسی کوئی عبادت ادا کرنے کے لیے دونوں ہاتھ کہنیوں تک اور دونوں پاؤں گٹوں تک دھونے اور سر پر مسح کرنے کو وضو کہتے ہیں، بے وضو نماز ہوتی ہی نہیں۔

سوال:- وضو کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:- وضو کرنے کے لیے پاک صاف اونچی جگہ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھو اور

ثواب پانے کے لیے خدا کا حکم بجالانے کی نیت سے ”بِسْمِ اللّٰہ“ پڑھ کر وضو شروع کرو۔ پہلے دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین تین بار دھوؤ پھر مسواک کرو۔ مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت مانجھ لو پھر تین مرتبہ چلو میں پانی لے کر تین بار کلیاں کرو کہ ہر بار منہ کے اندر ہر پرزے پر پانی بہہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو غرغرہ کرلو پھر تین چلو سے تین بار ناک میں پانی چڑھاؤ کہ جہاں تک نرم حصہ ہوتا ہے ہر بار اس پر پانی بہہ جائے۔ دونوں کام داہنے ہاتھ سے کرو اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرو، پھر تین مرتبہ منہ دھوو، منہ دھونے میں ماتھے کے سرے پر ایسا پھیلا کر پانی ڈالو کہ اوپر کا بھی کچھ حصہ دھل جائے۔ یاد رکھو کہ ناک یا آنکھ یا بھوؤں پر پانی کا چلو ڈال کر سارے منہ پر ہاتھ پھر لینے سے منہ نہیں دھلتا اور وضو نہیں ہوتا۔ پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک دھونا چاہیے۔ پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ اس طرح دھوؤ کہ کہنیوں سے ناخنوں تک کوئی جگہ ذرہ بھر بھی دھلنے سے نہ رہ جائے۔ ورنہ وضو نہیں ہوگا۔ پہلے داہنا ہاتھ تین بار اور پھر بایاں ہاتھ تین بار دھونا چاہیے پھر ہاتھ پانی سے تر کر کے پہلے سر کا پھر کانوں کا پھر گردن کا مسح کرو۔ مسح صرف ایک ایک مرتبہ کرنا چاہیے، پھر دونوں پاؤں پہلے داہنا پھر بایاں ٹخنوں سمیت تین تین بار دھولو۔

سوال:- سر کا مسح کس طرح کرنا چاہیے؟

جواب:- انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کے سوا دونوں ہاتھوں کی آخری تین تین انگلیاں ملا لو اور پیشانی کے اوپر سے بیچ کے حصے میں گدی تک اس طرح لے جاؤ کہ ہتھیلیاں سر سے دور رہیں پھر دونوں ہتھیلیوں کو گدی سے پیشانی کی طرف ملتے ہوئے واپس لاؤ، یہ سر کا مسح ہوا، پھر کلمہ کی انگلی کا پیٹ کان کے اندر پھیرو اور انگوٹھے کے پیٹ کانوں کے نیچے پھیرو، یہ کانوں کا مسح ہوا، پھر دونوں ہاتھوں کی پیٹھ گردن پر پھیر لو، یہ گردن کا مسح ہوگیا، اور گلے کا مسح کرنا بدعت یعنی بری بات ہے۔

سوال:- وضو کے بعد کیا پڑھا جاتا ہے؟

جواب:- وضو سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھو:

أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔

ترجمہ: الٰہی! تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں کردے۔

اور بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا پی لو اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کلمہ شہادت اور سورہ "إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ" پوری پڑھ لو بڑا ثواب پاؤ گے۔

سبق نمبر (۱۴)

نماز کے الفاظ

ثنا:۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَىٰ جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ.

ترجمہ: پاک ہے تو اے اللہ اور میں تیری حمد کرتا ہوں تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

تعوذ:۔ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم

تسمیہ:۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

سورہ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ۝۱ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ۝۲ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۳ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۴ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ۝۵ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝۷

ترجمہ: سب خوبیاں اللہ کو جو مالک ہے سارے جہان والوں کا، بڑا مہربان، بڑی رحمت والا، روز جزا کا مالک ہم بس تیری ہی عبادت کرتے اور تیری ہی مدد چاہتے ہیں ہم کو سیدھا راستہ چلا ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے احسان کیا ہے نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بھٹکے ہوؤں کا۔

سورۂ اخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ② لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ يُوْلَدْ ③ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ④

ترجمہ: تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

تسمیع

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

ترجمہ: اللہ اس کی سنتا ہے جو اس کی حمد کرے۔

تحمید

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد

ترجمہ: اے ہمارے رب! حمد تیرے ہی لیے ہے۔

تشہد

التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

ترجمہ: تمام عبادتیں اور نمازیں اور پاکیزگیاں اللہ کے لیے ہیں سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور برکتیں، سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

درود شریف (ابراہیمی)

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى

سَیِّدِنا إِبْرَاهِیمَ وعلَى آلِ سَیِّدِنا إِبْرَاهِیمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ أللّٰھُمَّ بَارِكْ على سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ وَّعلىَ آلِ سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ کَما بارَکْتَ علَى سَیِّدِنا إِبْرَاهِیمَ وَعلَى آلِ سَیِّدِنا إِبْرَاهِیمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

ترجمہ: اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار محمد پر اور ان کی آل پر جس طرح درود بھیجا تونے ہمارے سردار ابراہیم پر اور ان کی آل پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد پر اور ان کی آل پر جیسے برکت نازل کی تونے سیدنا ابراہیم پر اور ان کی آل پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔

دعا

اللّٰھُمَّ إِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْماً كَثِيراً، وَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور بے شک تیرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں تو اپنی طرف سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر بے شک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

یا یہ دعا: اللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

ترجمہ: اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں نیکی دے اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔

دعائے قنوت

جو وتر کی تیسری رکعت میں سورت کے بعد رکوع سے پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اور ''اللہ اکبر'' کہہ کر پڑھی جاتی ہے۔

اللّٰھُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اللّٰھُمَّ إِيَّاكَ

نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ.

ترجمہ: الٰہی! ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور مغفرت چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر توکل کرتے ہیں اور بھلائی کے ساتھ تیری ثنا کرتے ہیں اور ہم تیرا شکر کرتے ہیں ناشکری نہیں کرتے اور ہم جدا کرتے اور اس شخص کو چھوڑتے ہیں جو تیری نافرمانی کرے، اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے اور تیری طرف دوڑتے ہیں۔ ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

سوال:- جسے دعائے قنوت یاد نہ ہو وہ کیا پڑھے؟

جواب:- جو دعاے قنوت نہ پڑھ سکے یہ دعا پڑھے: ”رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ“

سوال:- رکوع کے بعد کھڑا ہونے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب:- رکوع کے بعد کھڑا ہونے کو ”قومہ“ کہتے ہیں۔

سوال:- دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب:- دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو ”جلسہ“ کہتے ہیں؟

سوال:- بہت سے لوگ مل کر نماز پڑھتے ہیں اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب:- مل کر نماز پڑھنے کو ”جماعت“ کہتے ہیں، نماز پڑھانے والے کو ”امام“ اور پیچھے نماز پڑھنے والوں کو ”مقتدی“ کہتے ہیں۔

سوال:- تنہا (اکیلے) نماز پڑھنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب:- تنہا پڑھنے والے کو ”منفرد“ کہتے ہیں۔

سوال:- جماعت سے نماز پڑھنے میں کتنا ثواب ملتا ہے۔

جواب:- نماز با جماعت، تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ بڑھ کر ہے۔

سوال:- مسجد میں جاتے اور آتے وقت کیا دعا پڑھتے ہیں؟

جواب:- جب مسجد میں جاؤ تو پہلے داہنا پاؤں اندر رکھو اور پھر یہ دعا پڑھو:

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

ترجمہ: (اے اللہ! تو رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے)

اور جب باہر نکلو تو پہلے بایاں قدم باہر نکالو اور یہ پڑھو:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.

ترجمہ: (اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں)

سوال:- مسجد میں جا کر کیا کرنا چاہیے؟

جواب:- مسجد میں داخل ہو تو جو لوگ وہاں بیٹھے ہیں انہیں سلام کرو، اپنا وقت خدا کی یاد میں گزارو، جماعت کا وقت ہو تو نماز باجماعت ادا کرو، وقت نہ ہو تو قرآن شریف کی تلاوت کرو یا کلمہ شریف و درود شریف پڑھتے رہو، ہرگز ہرگز دنیا کی کوئی بات مسجد میں نہ کرو، یہ سخت منع ہے، نمازی کے آگے سے نہ گزرو، انگلیاں مت چٹکاؤ۔

سبق نمبر ۱۵

نماز پڑھنے کا طریقہ

سوال:- نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب:- وضو کر کے پاک صاف کپڑے پہن کر پاک جگہ قبلہ کی طرف منہ کر کے دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ کر کے کھڑے ہو جاؤ اور نماز کی نیت کر کے دونوں ہاتھ کانوں کی لَو تک اٹھاؤ، انگلیاں اپنی حالت پر رکھو اور ہتھیلیاں قبلہ رخ کر لو، اب ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے ہاتھ نیچے لاؤ اور ناف کے نیچے دونوں ہاتھ اس طرح باندھو کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت (پیٹھ)

پر اور انگوٹھا اور چھنگلی کلائی کے اغل بغل، اب ثنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اِلخ پڑھو پھر تعوذ یعنی أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ اور تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھ کر سورہ فاتحہ یعنی الحمد شریف پڑھو اور الحمد کے ختم پر آہستہ سے آمین کہو، پھر کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ اور ہتھیلیاں گھٹنے پر رکھ کر انگلیاں پھیلا کر گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑ لو، پیٹھ بچھی ہوئی اور سر کو پیٹھ کے برابر رکھو، اونچا نیچا نہ ہو، اپنی نظر اپنے قدموں پر جمالو اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہو پھر تسمیع یعنی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور تحمید یعنی اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (يَا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ) بھی کہہ لو، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں اس طرح جاؤ کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھو پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پہلے ناک پھر پیشانی زمین پر جماؤ، پیشانی کی ہڈی اور ناک کی نوک کا زمین سے چھو جانا ہرگز کافی نہیں۔

بازوؤں کو کروٹوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھو اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ زمین پر قبلہ رخ جمائے رکھو، ہتھیلیاں بچھی ہوئی اور انگلیاں قبلہ کو ہوں اور تین یا پانچ بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى کہو پھر تکبیر کہتے ہوئے پہلے سر اٹھاؤ پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرو اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھے بیٹھ جاؤ اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھو کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ اسی طرح کرو، پھر سر اٹھاؤ اور تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑے ہو جاؤ، اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ نہ ٹیکو۔

یہ دوسری رکعت شروع ہوئی اب صرف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر الحمد شریف پڑھو اور کوئی سورت ملاؤ اسی طرح رکوع کرو اور رکوع سے سیدھے کھڑے ہو کر اسی طرح سجدے میں جاؤ اور دونوں سجدے اسی طرح کر کے داہنا قدم کھڑا کر و اور بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جاؤ اور اب تشہد یعنی التحیات پڑھو اور جب کلمہ ''لا'' کے قریب پہنچو تو داہنے ہاتھ کی درمیانی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بناؤ اور چھنگلی اور اس کے پاس والی کو ہتھیلی

سے ملادو اور کلمہ ''لا'' پر کلمہ کی انگلی اٹھاؤ مگر اس کو حرکت نہ دو اور کلمہ ''إِلّا'' پر گرا کر سب انگلیاں فوراً سیدھی کرلو، پھر درود شریف، پھر دعا پڑھو، پھر داہنی طرف منہ پھیر کر ایک بار السَّلَام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ الله، پھر بائیں طرف منہ پھیر کر السَّلَام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ الله کہو۔ یہ دو رکعت نماز پوری ہوگئی۔

سوال:- تین یا چار رکعت پڑھنی ہوں تو کیسے پڑھیں؟

جواب:- اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہوں تو دوسری رکعت کے آخر میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑے ہوجاؤ اور جتنی رکعت پڑھنا چاہو پڑھو، مگر فرضوں کی ان رکعتوں میں الحمد شریف کے ساتھ سورت ملانے کی ضرورت نہیں ہاں نماز سنت، نفل یا واجب ہے تو یہ دو رکعتیں بھی پہلی دو رکعتوں کی طرح پڑھو یعنی الحمد کے بعد سورت ملاؤ۔

سوال:- امام اور مقتدی کی نماز میں کیا فرق ہے؟

جواب:- نماز پڑھنے کا جو طریقہ ہم نے لکھا یہ امام یا تنہا (منفرد) کے پڑھنے کا ہے، مقتدی کے لیے اس کی بعض باتیں جائز نہیں مثلا امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ یا کوئی سورت پڑھنا، مقتدی کو صرف پہلی رکعت میں ثنا پڑھ کر خاموش ہوجانا چاہیے. اسے أَعُوْذُ بِاللهِ اور بِسْمِ اللهِ پڑھنے کی بھی اجازت نہیں اور ایک فرق یہ بھی ہے کہ رکوع سے اٹھتے وقت مقتدی کو صرف اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ (یا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ) کہنا چاہیے۔

سوال:- سجدے میں پاؤں زمین سے اٹھے رہیں تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب:- پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگنا شرط ہے اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا واجب، تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے نماز نہ ہوئی بلکہ صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی جب بھی نہ ہوئی، اس مسئلہ سے بہت لوگ غافل ہیں۔

سوال:- فرض نماز کے بعد کون سی دعا پڑھتے ہیں؟

جواب:- فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھی جاتی ہے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

اے اللہ! تو سلام ہے اور سلامتی تجھ ہی سے ہے اور سلامتی تیری طرف لوٹتی ہے۔ اے رب ہمارے! تو برکت والا ہے اور بزرگ ہے، اے عزت وجلال والے۔

سبق نمبر ۱۶

اچھی اچھی دعائیں

(۱) سوتے سے اٹھو تو یہ دعا پڑھو:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

ترجمہ: سب تعریف اس اللہ کو جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی دی اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

(۲) کھانے سے پہلے کی دعا:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَبْدِلْنَا خَيْرًا مِنْهُ

ترجمہ: اللہ کے نام سے جو بہت بڑا رحیم اور رحم کرنے والا ہے۔ الٰہی اس میں ہمارے لیے برکت اتار اور ہمیں اس سے بہتر دے۔

(۳) کھانے کے بعد کی دعا:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ

ترجمہ: سب تعریف اس اللہ کو جس نے ہمیں کھانے اور پینے کو دیا اور مسلمان بنایا۔

(۴) نیا کپڑا پہننے کی دعا:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى كَسَانِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ،

ترجمہ: سب تعریف خدا کے لیے جس نے ہمیں یہ لباس پہنایا اور ہماری طاقت کے

بغیر ہمیں عطا فرمایا۔

(۵) آئینہ دیکھنے کی دعا:

اللَّهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ

ترجمہ: الٰہی میرا منہ اجالا کر جس دن کچھ منہ اجالے ہوں اور کچھ سیاہ۔

(٦) سرمہ لگانے کی دعا:

اللَّهُمَّ مَتِّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ

ترجمہ: الٰہی مجھے سننے اور دیکھنے سے بہرہ مند کر۔

(۷) ہر نماز کے بعد کلمۂ طیبہ یا کلمۂ شہادت پڑھو بڑا ثواب پاؤ گے۔

(۸) جب اپنی یا کسی مسلمان بھائی کی کوئی چیز دیکھو اور پسند آئے تو برکت کی دعا کرو اور کہو:

تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ، اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُ فِيهِ، وَلَا تَضُرُّهُ.

ترجمہ: اللہ اسے اس میں برکت دے کہ یہ نقصان نہ پہنچائے۔ یا اردو میں کہہ دو ''اللہ برکت دے'' اس طرح نظر نہیں لگے گی۔

(۹) جب کوئی ایسی چیز دیکھو جو تمہیں ناپسند آئے یعنی تم براشگون پاؤ تو یہ دعا پڑھو:

اللّٰهُمَّ لَا يَأْتِي الْحَسَنَاتِ إِلاَّ أَنْتَ، وَلاَ يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلاَ حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

ترجمہ: الٰہی! تیرے سوا بھلائی دینے والا کوئی نہیں ہے اور تیرے سوا کوئی برائی ٹالنے والا نہیں اور ساری طاقت اور قوت اللہ ہی کے لیے ہے۔

(۱۰) کسی کو بیماری یا مصیبت میں مبتلا دیکھو تو یہ دعا پڑھو:

الْحَمْدُ لِلهِ الَّذِي عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا.

ترجمہ: اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے اس چیز سے نجات دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور

مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت بخشی۔

میں وہ سنی ہوں جمیلؔ قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلاۃ والسلام

دعائے خیر

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولیٰ
عقبیٰ میں نہ کچھ رنج دکھانا مولیٰ
بیٹھوں جو در پاک پیمبر کے حضور
ایمان پر اس وقت اٹھانا مولیٰ

تمت

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ برحمتك يا أرحم الراحمين

العبد **محمد خلیل خاں القادری البرکاتی المارہروی** عفی عنہ
مدرس مدرسہ احسن البرکات ۔ حیدرآباد ۔ پاکستان

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

جو شخص طلبِ علم کے لیے گھر سے نکلا تو جب تک واپس نہ ہو، اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے۔

(ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، الحدیث: ۲۶۵۶، ج ۴، ص ۲۹۴)

عطاری بُکس
ATTARI BOOKS
Free Online eBook Downloads

contact us: attaribooks26@gmail.com